علم نبوت کی حفاظت اور دینی مدارس

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
نائب صدر، وفاق المدارس العربیہ پاکستان

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ متحدہ ہندوستان ایک اسلامی مملکت تھی، لیکن جب استعماری قوتوں نے اپنے مکرو فریب اور دھوکا دہی سے اس پر قبضہ جمایا اور اسلامی ریاست کو تاراج کر دیا تو اس کے نظام تعلیم کو بھی تبدیل کر دیا، ہزاروں اکابر علماء وصلحاء کو قتل کر دیا، جس کے نتیجے میں سخت مزاحمت کے بعد علماء و مسلمانانِ ہند نے بدلتے ہوئے حالات کا جائزہ لینے، مسلمانوں کے دین وایمان کے تحفظ اور مستقبل میں اسلام کی بقاء کی سوچ وفکر کی غرض سے بیٹھ کر سوچنا شروع کیا، بالآخر علماء کرام حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی سرپرستی میں جمع ہوئے، سب کی اجتماعی سوچ یہ تھی کہ اب علوم وحی اور امت مسلمہ کے ایمان کی حفاظت کس طرح کی جائے؟

اللہ تعالیٰ نے انہیں راستہ دکھایا اور ان کے دل میں یہ بات ڈالی کہ اب ہندوستان میں اسلامی مدارس ومکاتب کا جال بچھایا جائے اور مسلمانوں کی نئی نسل کے دین وایمان کے تحفظ کے ساتھ ساتھ ان کی فکری تربیت کی جائے۔ چنانچہ طے پایا کہ ایک اسلامی مدرسہ کی بنیاد رکھی جائے جو مسلمانوں کو شرعی علوم کتاب اللہ، سنت رسول اللہ، فقہ اور علوم عربیہ سکھائے اور امت مسلمہ کو باعمل اور دین کے ہر شعبہ کے متخصصین فراہم کرے۔

چنانچہ اس مدرسہ کی ابتدا ۱۲۸۳ھ مطابق ۱۸۶۸ء میں ایک شاگرد جس کا نام محمود تھا اور ایک ہی استاذ جن کا نام بھی محمود تھا، سے ایک مسجد کے صحن اور انار کے درخت کے سائے میں ہوئی، وہاں نہ کلاسوں کا تصور تھا اور نہ ہی طلبہ کے لئے کسی کمرے کا اور یہ سب کچھ دیوبند نامی شہر میں ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے اس پودے میں برکت ڈالی تو وہ نہایت تناور درخت بن گیا جس کی جڑیں زمین میں مضبوط اور شاخیں آسمان کو چھو رہی ہیں اور جو اپنے رب کے حکم سے ہر وقت پھل دے رہے ہیں۔

اس طرح یہ مدرسہ بعد میں ایک عالمی اسلامی یونیورسٹی بنا اور ہندوستان کا ازہر قرار پایا، جہاں ہندوستان سے علم کے

پیاسے جوق در جوق اس کی طرف لپکے، وہاں دیگر ممالک سے بھی طلبہ کے وفود آنے لگے، جس کے نتیجے میں امت مسلمہ کو اس کے فوائد وثمرات ملنے لگے اور اس جامعہ نے ہزاروں کی تعداد میں علماء، مفسرین، محدثین، فقہاء، مفتی، قاضی، خطباء، مبلغین اور مؤلفین پیدا کئے جنہوں نے ہر علم وفن اور عربی اردو فارسی اور دوسری مقامی زبانوں میں خدمات سرانجام دیں اور تالیف وتصنیف فرمائی، انہی میں سے صرف ایک عالم کی چھوٹی بڑی تصانیف جو کئی جلدوں پر مشتمل ہیں، کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہے جو اپنی ذات میں خود ایک امت تھے اور جنہوں نے اکیلے وہ کام کر دکھایا جو ایک پوری جماعت اور اکیڈمی نہیں کر سکتی۔

پھر یہ علماء برصغیر میں ہر طرف پھیل گئے تاکہ ان علوم کو جہاں مسلم معاشرے میں پھیلائیں، وہیں شرک وبدعات اور گمراہ فرقوں کا مقابلہ کریں، چنانچہ ان علمائے کرام کے عیسائیوں اور ہندوؤں سے مناظرے ہوئے جن میں اللہ تعالیٰ نے انہیں سرخرو کیا اور باطل کو شکست دی، دوسری طرف انہی علمائے کرام نے دیوبند کی طرز پر مدارس وجامعات کی بنیاد رکھی، جن کا نظم ونسق اگر علماء نے سنبھالا تو ان کے اخراجات اہل خیر حضرات نے اپنے ذمہ لے لئے، چنانچہ پاکستان، بنگلہ دیش، ہندوستان اور دیگر ممالک میں ہزاروں کی تعداد میں یہ ادارے دیوبند کی شاخیں تصور کی جاتی ہیں، جن میں ہر طبقہ اور ہر قوم کے لاکھوں طلبہ آتے اور دین میں فقاہت وصحیح سمجھ حاصل کرتے رہے اور اپنے اپنے ممالک وقبائل کی طرف مرشد ومنذر اور ہادی اور رہنما بن کر لوٹتے رہے۔

معزز قارئین! ان مدارس وجامعات کا نصاب بطور خاص مندرجہ ذیل علوم پر مشتمل ہے:

عربی گرامر سے متعلقہ علوم، علوم قرآن، علوم حدیث، علم فقہ وغیرہ اور اس کی مدت تعلیم مڈل کے بعد آٹھ سال ہے، مجموعی اعتبار سے اس تعلیم کا دورانیہ سولہ سال پر مشتمل ہے، اس نظام ونصاب اور ان مدارس کی نگرانی علمائے کرام کی ایک تنظیم کرتی ہے جو ''وفاق المدارس العربیہ'' کے نام سے جانی اور پہچانی جاتی ہے اور جس کی زیر نگرانی کام کرنے والے مدارس وجامعات کی تعداد 10 ہزار سے زائد ہے جن کے ماتحت 8 لاکھ سے زائد طلبہ وطالبات تعلیم حاصل کر رہے ہیں، جن کے ہر تعلیمی مرحلے کا امتحان بورڈ (وفاق) لیتا ہے اور انہیں سندات جاری کرتا ہے اور اس کا آخری سال ایم اے عربی اور ایم اے اسلامیات کے مساوی ہے جو کہ حکومت سے باقاعدہ منظور شدہ ہے۔

مسلمان بھائیو! میں چاہتا ہوں کہ آپ حضرات کی توجہ ان سازشوں کی طرف مبذول کراؤں جو اعدائے اسلام اور ان کے آلہ کار دینی اداروں کے خلاف کرتے ہیں، خاص کر پاکستان کے مدارس وجامعات اسلامیہ کی مخالفت میں معاندین اور ان کے آلہ کاروں کی سازشوں سے متعلق کچھ عرض کرنا چاہوں گا۔

مدارس مخالف لابی نہ صرف دینی مدارس کی مخالف ہے، بلکہ دراصل یہ عناصر اسلام اور انسانیت کے دشمن ہیں، ان کی

سازشوں کا ہدف مدارس کا خاتمہ اور علمائے کرام کا قتل عام ہے، اگر وہ دینی مدارس کو ختم کرنے میں ناکام ہوں تو ان مدارس کے نصاب کو مسخ کرنا اور ان سے متعلقہ حضرات کو ظلم و زیادتی کا نشانہ بنانا، انہیں دہشت گرد اور متعصب قرار دینا ان اعدائے اسلام اور ان کے آلہ کاروں کے مقاصد میں شامل ہے۔

دراصل یہ مدارس ان کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح کھٹکتے ہیں، ان مدارس کا جرم صرف یہ ہے کہ تحریف و تبدیل کے بغیر اسے امت مسلمہ تک پہنچاتے ہیں، وہ مسلمانوں کو ایک رب سے جوڑتے ہیں، انہیں حلال وحرام کی تمیز سکھاتے ہیں، معاملات کے طریقے بتلاتے ہیں، اخلاق وآداب بتلاتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کے گھر آباد اور اس کے شعائر کی تعظیم برقرار رہتی ہے، وہ اچھائیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں۔

ایک عرصہ قبل کچھ بڑے سرکاری لوگوں کا ایک وفد رئیس وفاق المدارس حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب کے پاس آیا، انہوں نے نصاب کی تبدیلی کے متعلق کافی بحث ومباحثہ کیا اور انہوں نے حضرت مولانا کو بہلانے پھسلانے کی کوشش کی، مگر اللہ تعالیٰ حضرت کو جزائے خیر دے کہ آپ نے ان کی ہر بات کا مدلل رد کیا اور وہ ناکام لوٹے۔

دینی مدارس کے نصاب میں عصری وفنی علوم کے مضامین کو شامل کرنے کا مشورہ دینے والوں کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی میڈیکل کالج کے پرنسپل سے یہ مطالبہ کرے کہ آپ اپنے نصاب میں انجینئرنگ اور قانون سے متعلق مضامین بھی شامل کریں، ظاہر ہے کہ اس کا جواب یہی ہوگا کہ ہم نے یہ کالج اس لئے نہیں بنایا کہ ہم انجینئرنگ اور وکلا پیدا کریں، بلکہ ہم نے یہ کالج امراض کے ماہر ڈاکٹر پیدا کرنے کے لئے کھولا ہے جو لوگوں کا علاج کرسکیں۔

معزز حضرات! علم حاصل کرنا ہر قوم اور ہر شعبے کے ہر فرد کا بنیادی حق ہے جو اقوام متحدہ کے چارٹر میں شامل ہے اور ہر ملک کا دستور ہے اور وہ ہر طالب علم کو یہ حق بھی دیتے ہیں کہ وہ تعلیمی شعبوں میں سے جو شعبہ اختیار کرنا چاہئے، کرسکتا ہے اور جس کی طرف اس کا میلان ہو وہ اس کو اپنا سکتا ہے، لہٰذا کوئی اپنے لئے میڈیکل اختیار کرتا ہے تو کوئی قانون، سوال یہ ہے کہ کیا ہمارے طلبا کو یہ حق نہیں کہ وہ اپنے لئے شریعت کو منتخب کریں، علوم وحی کو اختیار کریں، دین میں فقاہت حاصل کریں؟ آپ انہیں اس بنیادی حق سے کیوں محروم کرنا چاہتے ہیں؟ جسے اللہ تعالیٰ نے اس امت پر فرض کفایہ قرار دیا ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ:

﴿فلولا نفر من کل فرقة منهم طائفة لیتفقهوا فی الدین﴾ (سورۃ توبہ)

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ حضرات علمائے کرام اور اہل دین کو متعصب اور تنگ نظر قرار دیا جاتا ہے تو یہ ان پر بہتان عظیم ہے، میں ایک چھوٹی سی مثال سے اس کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا دین ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ہم تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر ایمان لائیں اور ان سے محبت کریں، یہ ہمارے ایمان کا جزو ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

﴿آمن الرسول بما انزل الیه من ربه والمومنون کل آمن باللہ وملائکته وکتبه و رسله﴾ (البقرہ)

اسی محبت کا جیتا جاگتا ثبوت یہ ہے کہ آپ کوئی مسلم گھرانا ایسا نہیں دیکھیں گے جو سابقہ انبیاء کرام اور حضرات مریم وغیرہا کے ناموں سے خالی ہو، اس کے برعکس یہودیوں اور عیسائیوں میں سے ایسا کوئی گھرانا نظر نہیں آئے گا، جو ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرات صحابہ کرام یا امہات المومنین رضی اللہ عنہم کے ناموں پر اپنے نام رکھتا ہو، تو بتائیے کہ شدت پسند کون ہے؟ وہ جو تمام انبیاء ورسولوں پر ایمان لائے اور ان سے محبت رکھتے ہیں؟ یا وہ جو ایک نبی کو مانیں اور باقیوں کا انکار کریں؟ اور ان کی توہین کریں؟ کیا کبھی آپ نے یہود ونصاریٰ کو دیکھا کہ وہ اپنی اولاد کا نام محمد، ابوبکر، عثمان، علی رکھیں اور اپنی لڑکیوں کا نام عائشہ اور فاطمہ رکھیں؟ جب کہ ہمارا دین ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ساری انسانیت اللہ کی عیال ہے اور ان میں اللہ کو محبوب وہی ہے جو اس کے عیال کے لئے سب سے اچھا اور خیر خواہ ہو۔

مدارس کی مخالفت میں کبھی یہ کہا جاتا ہے کہ ان میں صرف غریب غرباء پڑھتے ہیں، جنہیں کھانا پینا میسر نہیں، بلاشبہ یہ الزام کم علمی، جہالت اور مدارس دشمنی کی علامت ہے، ورنہ مدارس میں معاشرے کے ہر طبقے کی نمائندگی موجود ہے، جن میں امراء وزراء، سیاست دان، بیوروکریٹ، صنعت کار اور متوسط وغریب طبقے کے بچے بھی زیر تعلیم ہیں اور یہ سب کے سب علم دین کی محبت میں آتے ہیں نہ کہ روٹی کے پیچھے اور یہی انبیاء کے متبعین ہوتے ہیں۔

آخر میں خیر خواہی کے جذبے کے تحت میں مسلمان حکام کو یہ بتانا چاہتا ہوں، اس لئے کہ دین خیر خواہی کا نام ہے...... کہ اس دین کی مسئولیت ہم سب پر ہے، خاص طور پر آپ حضرات پر اس کی سب سے زیادہ ذمہ داری ہے، لہٰذا اپنے آپ کو اس دین کا خادم اور وفادار بنائیں، آپ کے معاملات آپ کے ہاتھوں میں ہونے چاہئیں اور آپ دوسروں کے آلہ کار نہ بنیں، یہ جو کہتے پھرتے ہیں کہ اگر لوگوں نے اچھا کیا تو ہم بھی اچھا کریں گے اور اگر انہوں نے برا کیا تو ہم بھی برا کریں گے، ایسا نہ کرو بلکہ اپنے آپ کو اس موقف پر مضبوط کرو کہ لوگوں نے اچھا کیا تو ہم بھی اچھا کریں گے، اسی طرح میں اسلام دشمنوں سے بھی یہ کہنا چاہوں گا، خصوصاً ان سے جو اس دین اور اس کے پیروکاروں سے عناد رکھتے ہیں کہ اگر تم اس کے پیروکاروں کو کمزور سمجھتے ہو تو جان لو کہ اس دین کا ایک رب ہے جو اس کی حفاظت کرنا جانتا ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ:

﴿انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون﴾

اور حقیقتاً اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت باعمل علمائے کرام کے ذریعہ فرمائی ہے اور دشمنوں کی سازشوں کے باوجود یہ مدارس وجامعات اپنا فریضہ انجام دیتے آئے ہیں اور ان شاء اللہ آئندہ بھی دیتے رہیں گے۔

☆......☆......☆